نماز

پورے اسلام کی میزان

حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہٗ دامت برکاتہم مہتمم دار العلوم دیوبند نے مدرسہ خیر المدارس جالندھر (حال ملتان) کے بارھویں سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۳۶۱ھ کو فلسفہ نماز کے عنوان سے ایک جامع تقریر فرمائی تھی۔ جو ایک سو بڑے سائز کے صفحات پر شائع ہوئی۔ احقر قارئین کے استفادہ کی خاطر اس کے ص۲۸ تا ص۱۰۰ تک کا خلاصہ پیش کر رہا ہے۔ یہ خلاصہ حضرت صاحب تقریر کی نظروں سے بھی گذارا گیا ہے۔

(محمد اقبال قریشی ہارون آبادی)

★

<u>نماز میں عبادت کا پہلو</u> شرعاً عبادت کے معنی غایت تذلل یعنی ایسی انتہائی ذلت اختیار کرنے کے ہیں۔ جس کے آگے ذلت کا کوئی درجہ باقی نہ رہے۔ نماز میں دو ہی بنیادی چیزیں ہیں، ایک اذکار جو زبان سے متعلق ہیں اور ایک ہئیات جو اعضاء بدن اور جوارح سے متعلق ہیں۔ اذکار میں ثناء سے لے کر فاتحہ سورت تک، پھر تسبیحات سے لے کر التحیات تشہد تک اپنی عبودیت، غلامی اور فدویت یا اللہ کی عظمت اور برتری اور لامحدود بزرگی کے اور کسی چیز کا بیان نہیں ہوتا۔ اور ہئیات کے لحاظ سے نیازمندانہ سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا۔ پھر رکوع میں جھکنا اور آخرکار اپنی سب سے زیادہ باعزت چیز پیشانی کو اپنے معبود کے سامنے خاک پر ٹیک دینا اور اسکی عزت مطلقہ کے سامنے اپنی ذلت مطلقہ کا عملاً ہئیۃً اعتراف ہے۔ جو عبادت کا اصل مقصود یعنی خدا کے آگے اپنی انتہائی ذلت اور رسوائی ہے۔

<u>نماز تمام کائنات کی عبادات کو جامع ہے</u> ارشاد ربانی ہے: كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَ تَسْبِيحَهُ۔ یعنی ہر ایک نے اپنی نماز اور تسبیح کو جان لیا ہے — حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلویؒ

نے اپنی بعض مصنفات میں تصریح کی ہے کہ ہر ایک چیز کی نماز کی ہیئت اسکی خلقت کے مناسب حال رکھی گئی ہے، تاکہ اسکی نماز اسکی خلقی وضع قطع سے طبعاً ادا ہوتی رہے۔ مثلاً درختوں کی نماز قیام ہے انکی صورت نوعیہ ایسی بنائی گئی ہے کہ وہ گویا اپنی ساق پر کھڑے ہوئے قیام کے ساتھ نماز ادا کر رہے ہیں۔۔۔ چوپایوں کی نماز رکوع ہے کہ وہ گویا ہر وقت اللہ کے سامنے رکوع میں جھکے ہوئے ہیں۔ جس سے انحراف نہیں کر سکتے۔ پھر حشرات الارض یعنی رینگنے والے اور پیٹ کے بل گھسٹ کر چلنے والے کیڑے مکوڑوں مثلاً سانپ، بچھو، چھپکلی اور کیڑے مکوڑے کی نماز بصورت سجدہ ہے۔ انکی خلقی ہیئت سجدہ نماز بنالی گئی ہے۔ کہ وہ اوندھے اور سرنگوں میں رہتے ہیں۔ گویا ہر وقت اللہ کے سامنے سر بسجود اور سرنگوں رہتے ہیں۔ گویا ہر وقت اللہ کے سامنے سر بسجود اور سرنگوں ہیں۔ پھر جبال اور پہاڑوں کی نماز بحالت تشہد وقعود ہے گویا یہ ہر وقت زمین پر دو زانوں جمے بیٹھے ہیں۔ اور ہمہ وقت التحیات میں ہیں۔ پھر اڑنے والے پرندوں کی نماز انتقالات ہیں کہ نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے منتقل ہوتے ہیں، جیسے انسان قیام سے قعود اور قعود سے قیام کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ پرندوں کے انتقالات ہی عبادت میں شمار ہوتے ہیں۔ پھر ستاروں اور آسمانوں کی نماز دوران اور گردش ہے۔ کہ ایک نقطہ سے گھوم کر پھر اسی نقطہ پر آجاتے ہیں۔ جیسا نمازی ایک رکعت پڑھ کر پھر عود کرتا ہے۔ پھر زمین کی نماز تکوینی جمود اور سکون ہے۔ گویا ساکت اور صامت ہو کر اپنے مرکز پر جمی ہے۔ جو انتہائی تذلل اور خشوع ہے۔ پھر جنت و نار کی نماز سوال ہے کہ اے اللہ ہمیں ہمارے مکان کو پر کر دے، پھر ملائکہ کی نماز اصطفاف یعنی صف بندی ہے۔ کہ وہ قطار در قطار جمع ہو کر یاد الہٰی میں مصروف رہتے ہیں۔۔۔۔۔

پھر یہی سب ہیئتیں جو ان جمادات و نباتات وحیوانات اور ملائکہ میں منقسم ہیں۔ بنی آدم اور دنیا کی مختلف اقوام میں تقسیم کی گئی ہیں۔ مثلاً کسی قوم کی نماز محض قیام، کسی قوم کی نماز نیم قیام کے گھٹنوں کے بل ڈنڈوت کھیلنا، کسی قوم کی نماز محض رکوع، کسی قوم کی نماز اوندھا لیٹ جانا (یعنی سجدہ) اور کسی قوم کی نماز قعود ہے، لیکن مسلم قوم کی نماز مجموعہ صلوٰۃ اقوام ہے۔ ہیئات میں درختوں کا سا قیام چوپایوں کا سا رکوع، فرشتوں کی سی صف بندی، آسمانوں اور ستاروں کی سی گردش اور پہاڑوں کا سا قعود ہے۔ اذکار میں ہر مخلوق کی تسبیح اور ذکر ان کی خلقت اور استعداد کے مطابق جدا جدا ہے جسکو دوسرا نہیں سمجھ سکتا چنانچہ ارشاد ہے: وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ۔۔۔۔ یعنی ہر چیز حق تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتی ہے۔ لیکن تم نہیں سمجھ سکتے۔ اسی طرح ہر قوم کو ان کے مناسب ہی اذکار تلقین کئے گئے کسی کو تعوذ کا حکم تھا۔ کسی پر سوال و دعا کا غلبہ۔ چونکہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا دین

مکمل کر دیا گیا۔ اس لئے مسلم کی نماز تمام اقوام کی نماز کی جامع کر دی گئی۔ جو فطرت الٰہی نے اقوام عالم میں مختلف نمازوں میں منقسم کی تھیں۔

اوقات کی جامعیت: اوقات نماز بھی جامع ہیں، یعنی جو وقت فطری طور پر روح کے طبعی میلان کا ہے یا نفس کے طبعی انحراف کا ہے۔ ان سب اوقات کو نماز نے اپنے اندر مشغول کر لیا ہے۔ صبح کا سہانا وقت روح کے نشاط کا تھا۔ تو نماز فجر نے اسے لیا۔ ظہر کا وقت کسل کا تھا۔ تو ظہر کی نماز نے اس میں چستی پیدا کر دی۔ عصر کا وقت تفریح کا تھا۔ تو عصر نے اس غفلت کو توڑ دیا۔ مغرب کا وقت انقلاب آفات کا تھا۔ تو مغرب کی نماز نے مقلب اللیل کی طرف جھکا دیا۔ عشاء کا وقت خاتمہ کا تھا تو نماز عشاء نے خاتمہ بالخیر کر دیا۔ پھر نفلی نمازوں نے دوسرے اوقات کی خصوصیت کے ماتحت انہیں عبادت میں مشغول کر دیا۔ گویا اگر ایک انسان تمام اذکار و اطاعت کی بجائے صرف ان مقررہ واجب و نفل اوقات میں نماز کا اہتمام کرے تو وہ کبھی غافل نہیں ہوتا۔

نماز میں روزہ، اعتکاف، حج اور زکوٰۃ کی حقیقت موجود ہے: روزہ کی حقیقت ہے۔ صبح صادق سے کھانے پینے اور عورتوں سے متمتع ہونے سے بچنا۔ یہ چیزیں نماز میں بھی ممنوع ہیں بلکہ نماز میں ان کے علاوہ سلام و کلام، عورتوں کو چھو دینا، ہنسنا، بولنا، چلنا، پھرنا۔ اور عام نقل و حرکت سب ہی ممنوع ہے۔ اس لئے نماز میں روزہ اپنی انتہائی شکل کے ساتھ موجود ہے۔

اعتکاف صوم میں ضروریات بشریہ پوری کر لینے: سو جانے، لیٹ رہنے اور کھانے پینے کی اجازت ہے، لیکن نماز میں یہ سب امور مفسد صلوٰۃ ہیں۔ بلکہ مسجد میں ٹہلنے اور نقل و حرکت کی بھی اجازت نہیں۔ اس لئے نماز کا اعتکاف زیادہ مکمل ہے۔ اور نماز اعتکاف کو بھی جامع اور حاوی نکلی۔

حج کی حقیقت تعظیم بیت اللہ اور تعظیم حرم محترم ہے۔ نماز میں تعظیم بیت اللہ کا یہ مقام ہے کہ استقبال قبلہ شرط صحت صلوٰۃ ہے۔ کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہو سکتی۔ پھر جسطرح طواف میں بیت اللہ کے سامنے رفع یدین کر کے گردش طواف شروع کرتے ہیں، بعینہ نماز میں بیت اللہ کی طرف منہ کر کے تعظیماً رفع یدین کر کے نماز شروع کرتے ہیں۔ پھر جسطرح طواف اذکار و ادعیہ سے بھرپور ہے۔ پھر جسطرح حج میں حرم محترم کی حدود میں رہ کر تا بعد عرفات یاد حق میں مصروف رہتے ہیں۔ اسی طرح مسجد کے حرم محترم میں رہ کر ذکر الٰہی اور نوافل میں مصروف رہتے ہیں۔ پھر جسطرح حرم محترم میں شیطان کے آثار کو سنگریزوں سے سنگ کیا جاتا ہے۔ بعینہ نماز میں تعوذ کے ذریعہ شیطان کے شر کو معنوی ہتھیار کے ذریعہ دفع کیا جاتا ہے۔ پھر جسطرح حج میں طواف وداع کر کے رخصت چاہی جاتی

ہے۔ بعینہٖ نماز میں سلام و دعا کر کے دربارِ الٰہی سے رخصت ہو جاتا ہے۔ غرض حج کی پوری حقیقت اپنے اہم اجزا کے ساتھ نماز میں بعینہٖ یا بمثلہٖ موجود ہے۔

زکوٰۃ کی حقیقت تزکیہ نفس ہے، یعنی محبت دنیا سے قلب کو پاک کرنا اور نماز میں بھی یہی تزکیہ نفس، تزکیہ روح ہے کہ نفس ماسوی اللہ سے بیزار ہو کر صرف اللہ جل ذکرہ کا ہو رہے۔ زکوٰۃ کی حقیقت اس طرح نماز میں موجود ہے، اور زکوٰۃ کی صورت یوں موجود ہے کہ نماز کے لئے مسجد، چٹائی اور حوض پر فی سبیل اللہ مال خرچ کرنا پڑتا ہے۔ جسطرح زکوٰۃ میں بھی فی سبیل اللہ مصارف لازم ہیں ———

نماز سے انانیت نفس کا ازالہ | نماز سے انانیت اور کبر نفس کا ازالہ ہوتا ہے جو ہزار ہا بدخلقیوں اور بداعمالیوں کی اساس ہے، کیونکہ کبر نفس جب تک ہی باقی رہ سکتا ہے کہ اپنے سوا کسی دوسرے کی عظمت ذہن میں نہ ہو اور نماز سے حق تعالیٰ کی عظمت دل میں آجاتی ہے۔ اور جب کسی کی عظمت قلب میں آجائے تو اس قلب میں کبر و غرور باقی بھی نہیں رہتا۔

نماز میں فن تصوف کا موضوع | فن تصوف کا موضوع تہذیب نفس ہے یعنی نفس کے رذائل زائل ہوں، اور فضائل حاصل ہوں۔ اور نماز میں دو چیزیں سامنے ہوتی ہیں۔ نفس اور رب، نماز جب نفس کی تحقیر و تذلیل کرتی ہے تو وہ مرجاتا ہے۔ اور اس کے آثار بھی مٹ جاتے ہیں۔ اور رب کی عظمت مطلقہ نماز سامنے کر دیتی ہے۔ تو عنایات رب متوجہ ہوتی ہیں۔ اور وہ اپنی فضائل سے نوازتا ہے۔ اس سے واضح ہو گیا کہ نماز تہذیب نفس اور اصلاح نفس کے لئے افضل ترین مجاہدہ اور اعلیٰ ترین ذریعہ ہے۔

روحانی اور اخلاقی مقامات | نماز چونکہ تزکیہ نفس کر دیتی ہے اس کے بعد نفسانی احوال و مقامات پاکیزہ اور ارفع و اعلیٰ ہو جاتے ہیں جسکا ذریعہ نماز بنتی ہے۔ لیکن بلاواسطہ بھی نماز میں تمام روحانی اور اخلاقی مقامات موجود ہیں۔ جو نمازی انسان میں راسخ ہو جاتے ہیں۔ اور آدمی بلند پایہ ہو جاتا ہے شکر کو لو تو نماز کی روح ہی الحمد ہے۔ صبر کو لو تو آدمی نماز میں ہر ایک لذت سے صبر کر بیٹھتا ہے کہ نماز کا روزہ دن بھر کے روزہ سے زیادہ مکمل ہے۔ اخلاص کو لو تو نماز کی روح ہی الحمد للہ رب العٰلمین ہے۔ جسکی حقیقت ماسویٰ اللہ سے کٹ کر اللہ کی طرف دوڑتا ہے۔ تواضع کو لو تو جہاں ذلت نفس سامنے ہے وہاں تواضع کی کیا حقیقت ہے۔ رضا بالقضاء کو لو تو جہاں عبدیت محضہ اور عبادت خالص عمل میں آرہی ہو۔ وہاں رضا و توکل تو ادنیٰ درجہ ہے۔ سخاوت کو لو تو نفس اپنی ہر لذت نماز میں دے بیٹھتا اور اس سے صبر کر لیتا ہے۔ سخاوت کو لو تو اس میں سخت ترین مقابلہ اپنے نفس اور ہوائے نفس سے ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ دوسرے سے لڑنا سہل ہے۔ مگر اپنے سے لڑنا مشکل ہے۔

■■